(د) کتاب میں دیے گئے فارسی اشعار و کلمات کا ترجمہ

صفحہ 07 : خفتہ را خفتہ کے کند بیدار :

سوئے ہوئے کو، سویا ہوا کیسے جگا سکتا ہے!

صفحہ 29 : سخن شناس نہ ٔحافظا خطا این جاست :

حافظؔ ! تم سخن شناس نہ ہوئے، یہی خطا ہے!

صفحہ 35 : زیادہ بریں نیست :

اس سے زیادہ نہیں

صفحہ 46 : ممکن بُود امکاں کہ ہمہ عجز و نیاز ست سرمایۂ دولت چہ سلاطین چہ خدم را

ممکن ہو یا امکان سب عاجزی و نیاز مندی ہے

سرمایۂ دولت کیا بادشاہوں کا، کیا خادموں کا

صفحہ 50: ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

وجود کے ہر مرتبہ کا ایک الگ حکم ہوا کرتا ہے

اگر تُو نے مراتب کا خیال نہ کیا تو تُو زندیق ہے (بے دین ہے)

Sidiqui Publications

صفحہ 53:
سوفسطائی کہ از خرد بیخبر است　　گوید عالم خیالے اندر گزر است
آرے عالم ہمہ خیال است ولے　　پیوستہ درو حقیقتے جلوہ گر است

سوفسطائی کہ عقل سے ہی بے خبر ہے
کہتا ہے دنیا ہمارا گزرنے والا ایک خیال ہے
کیوں نہیں! ساری دنیا ایک خیال ہی ہے
لیکن اس میں ایک حقیقت بھی جلوہ گر ہے

صفحہ 78:
انچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم:
وہ جو استادِ ازل نے کہا، وہی میں کہتا ہوں

صفحہ 79:
ہر دو عالم قیمت خود گفتہ　　نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز
دونوں جہاں کی قیمت لگی ہوئی ہے
نرخ بڑھاؤ، کہ ابھی سستائی ہے

صفحہ 82:
کوہ کندن و موش بر آوردن کمالِ ایمان:
(کیا) پہاڑ کھود کر چوہے کا نکالنا، کمالِ ایمان ہے!

صفحہ 97:
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا:
راہ کا فرق دیکھو! کہاں سے کہاں تک چلا جا رہا ہے!

صفحہ 98:
مقصد خلق جہاں مرأت اسماء وصفات　　زینت افزائے سریر و افسر شاہانہ ہم
آفریں آفرینش زیب اورنگ شہی　　نور چشم صاحب خانہ چراغ خانہ ہم

اس کائنات کی تخلیق کا مقصد آئینۂ اسماء وصفات بننا ہے
اور یہی وہ آئینہ حق نما ہے جو اس کی اصل زیب وزینت ہے
اُس کی تخلیق کے کیا کہنے! تختِ شاہی کی زینت ہے
صاحبِ خانہ کی آنکھوں کا نور بھی اور گھر کا چراغ بھی